چھٹا باب

معاشرہ، کمیونٹی اور تعلیم

(Society ,Community and Education)

اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کو زمین پر اتار کر ایک خاندان سے انسانوں کے انتہائی مختصر معاشرے کی بنیاد رکھی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑے خاندان اور قبیلے وجود میں آتے گئے۔ اللہ تعالٰی نے انسانوں کو ایک بہت اچھی خاصیت یہ عطا فرمائی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے مل جل کر زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ انسانوں کا یہ میل جول ہی دراصل معاشرے کی بنیاد بنتا ہے۔ جب کچھ لوگ مل جل کر رہتے ہوں تو ایک خاص قسم کا معاشرہ وجود میں آجاتا ہے جس کی اپنی روایات اور تہذیب ہوتی ہے ابتدا میں یہ تہذیبی روایات باپ سے بیٹے کو سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی رہیں اس طرح ایک معاشرہ اگلے معاشرے کو اپنی ثقافت اور علم منتقل کرتا رہا۔ آج کے دور میں تعلیم اور ثقافت کے انتقال کی ذمہ داری تمام معاشروں نے مدرسہ کے سپرد کردی ہے۔ اب ہم یہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کمیونٹی اور معاشرہ دراصل ہے کیا اور ان کا تعلیم سے کیا تعلق ہے؟

معاشرہ (Society)

معاشرہ، معاشرت سے بنا ہے، جس کے معنی ہی مل جل کر زندگی گزارنے کے ہیں۔ سادہ ترین الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک ساتھ رہتے ہوئے خاص قسم کا طرز بود و باش اختیار کر لیتے ہیں تو ایک معاشرہ وجود میں آجاتا ہے۔ اس طرح معاشرے کی تعریف یہ ہوسکتی ہے کہ معاشرہ انسانوں کا ایسا گروہ ہے، جس کے افراد ایک خاص طرز معاشرت عملاً اپنا لیتے ہیں وہ مشترکہ مقاصد اور اقدار کے ذریعے خود کو متحد رکھتے ہیں۔

ایک اور تعریف کی رو سے معاشرے سے مراد انسانوں کا مخصوص اور بڑا گروہ ہے۔ جس کے افراد کی ثقافت، کائنات کے بارے میں نظریہ، نیکی اور بدی میں تمیز، خیالات، عادات اور اقدار مشترک ہوں اور جو ان کے حصول کے لیے آپس میں تعاون بھی کریں۔ اس گروہ کے افراد میں آپس میں یک جہتی اور اتحاد کا احساس بھی پایا جائے۔

ہر معاشرہ زندگی کے بارے میں اپنی روایات، اصولوں اور قوانین کا پابند ہوتا ہے۔ عموماً معاشرے کے قیام کی بنیاد کائنات اور انسان کی پیدائش کے بارے میں اس کا وہ نظریہ ہے۔ جس سے اعتقادات اور نظریہ حیات جنم لیتا ہے۔ معاشرتی وحدت کے لیے انسان کا رہن سہن اور جغرافیائی حدیں بھی خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ یعنی معاشرہ افراد کا ایک ایسا بڑا گروہ ہوتا ہے۔ جن کے زندگی کے بارے میں نظریات، مفادات، رہائشی علاقے، تہذیب، تمدن اور زندگی گزارنے کے طریقے ایک جیسے ہوں۔ ان میں اتحاد کا احساس بھی پایا جائے۔ جس کی بنیاد پر وہ اپنے آپ کو دوسروں سے الگ تصور کرتے ہوں۔ ایک مغربی مفکر نے معاشرے کی بہت سادہ تعریف کی ہے اس کے مطابق معاشرہ دو یا دو سے زیادہ ایسے افراد کا مستقل گروہ ہے جو مشترکہ بھلائی کے لیے اپنی قوتوں کو اکٹھا کرکے مشترکہ جدوجہد کریں۔

اس تعریف کی رو سے اللہ تعالٰی نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کو پیدا کرکے زمین پر بھیجا تو دنیا کا سب سے قدیم اور

چھوٹا معاشرہ وجود میں آ گیا جو اسلامی نظریۂ حیات کی بنیاد پر قائم ہوا۔ جوں جوں زمین پر انسانوں کی تعداد بڑھتی گئی بڑا معاشرہ بنتا گیا۔ یہاں تک کہ آج کے زمانے میں بہت بڑے بڑے منظم معاشرے اور قومیں تمام براعظموں پر آباد ہیں۔ اپنے نظریہ حیات، رہن سہن اور جغرافیائی حد بندیوں کی وجہ سے مختلف ملکوں میں مختلف معاشرے وجود میں آچکے ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے ممالک کو نمائندہ معاشروں کی مثال کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ روس اور چین سوشلسٹ معاشرے ہیں۔ یورپ اور امریکہ کے زیادہ تر ملک سرمایہ دار جمہوری معاشرے کہلاتے ہیں۔ ذات پات پر یقین رکھنے اور بے شمار مظاہر قدرت کی پوجا کرنے والا ہندوستان ہندو معاشرے کی نمائندہ مثال ہے۔ اسی طرح اسلامی نظریہ حیات پر یقین رکھنے والے مسلمان ملکوں کا مسلم معاشرہ ہے جیسے ہمارا ملک پاکستان۔ یہ معاشرے نظریہ حیات، رہن سہن، اعتقادات جغرافیائی حد بندیوں اور ثقافت میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ ان کے اختلاف کی وجوہ کو جاننا بہت ضروری ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ بعض معاشروں کے خیال میں یہ کائنات خود بخود وجود میں آ گئی ہے خود بخود چل رہی ہے اور جس طرح وجود میں آئی ہے اسی طرح خود بخود کسی دن ختم ہو جائے گی۔ ان معاشروں کا انسان کی پیدائش کے بارے میں بھی خیال یہ ہے کہ وہ خود بخود وجود میں آ گیا ہے اور کسی دن خود ہی ختم ہو جائے گا یعنی موت کے بعد کی زندگی پر ان کا ایمان نہیں ہے گویا وہ معاشرے نظریہ ارتقا پر یقین رکھتے ہیں۔ دوسرے معاشرے اس کے برعکس یہ یقین رکھتے ہیں کہ انسان کو پیدا کرنے والا اور کائنات کو چلانے والا "خدا" ہے۔ بعض معاشرے ایک خدا پر یقین رکھتے ہیں اور بعض زیادہ خداؤں اور دیوی دیوتاؤں پر ایمان رکھتے ہیں۔ مسلمان ایک خدا پر یقین رکھتے ہیں جو تمام کائنات اور انسانوں کا خالق ہے جو رحمان ہے، رحیم ہے اور انسانوں کے لیے زندگی کے تمام سامان پیدا کرنے والا ہے۔ مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آئندہ زندگی میں تمام انسانوں کے اعمال کا احتساب کیا جائے گا۔ کائنات کی تخلیق کے بارے میں اپنے نظریات کے اختلاف کی بنیاد پر مختلف معاشروں کے افراد کے اعمال، کردار اور نظریہ حیات مختلف ہو جاتے ہیں۔ ان کا رہن سہن اور جغرافیائی حدیں بھی ان کو ایک دوسرے سے جدا کرتی ہیں۔ مختصراً ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہر معاشرہ اپنے نظریۂ حیات کی بنیاد پر اپنی الگ تہذیب اور ثقافت رکھتا ہے جو اس کو دوسرے معاشروں سے الگ کرتی ہے۔ آج ذرائع مواصلات اور رسل و رسائل کی ترقی کی وجہ سے دنیا جس قدر تیزی سے سمٹ رہی ہے۔ مختلف معاشروں اور ان کی تہذیبوں کا فرق اسی قدر زیادہ تیزی سے نمایاں ہو رہا ہے۔

کمیونٹی (Community)

اب ہم یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کمیونٹی سے کیا مراد ہے اور اس کے معانی کیا ہیں کسی نے اس کا ترجمہ حلقہ اور کسی نے جمعیت اور اکٹھ وغیرہ کیا ہے۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ اس اصطلاح کے صحیح مفہوم کی ادائیگی کے لیے اردو میں کوئی موزوں لفظ موجود نہیں۔ جس طرح دوسری زبانوں کے بے شمار الفاظ اردو کی زینت ہیں۔ اسی طرح اس لفظ کو اردو میں کمیونٹی کہنا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔

کمیونٹی سے مراد لوگوں کا ایسا گروہ ہوتا ہے جو کہ ایک مقام پر رہائش پذیر ہو۔ ان لوگوں کے مفادات اور دلچسپیاں بھی ایک ہی دائرے میں واقع ہوں۔ کمیونٹی ایسے گروہ کو کہہ سکتے ہیں جس کے افراد میں یگانگت اور اتحاد کا احساس پایا جاتا ہو اور جو کسی خاص علاقے میں رہتے ہوں۔ جن کی زبان، لباس، نظریۂ حیات، اقدار، رسم و رواج اور کھانے پینے کے انداز ایک سے ہوں۔ کمیونٹی ایک خاص علاقے تک محدود ہو سکتی ہے۔ ان لوگوں کی دلچسپیاں اور سرگرمیاں ایک سی ہوتی ہیں اور اہم معاملات میں ان میں اشتراک پایا جاتا ہے۔

کنبے، قبیلے اور ہمارے دیہات، کمیونٹی کی مختلف صورتیں ہیں۔ بچے کا کمیونٹی کے بارے میں تصور اپنی گلی اور محلے سے شروع ہوتا ہے یوں کہا جاسکتا ہے کہ کمیونٹی معاشرتی زندگی کا ایک مخصوص علاقہ ہے۔ جس میں ایک حد تک معاشرتی وحدت اور اشتراک عمل پایا جاتا ہے۔

کمیونٹی سے معاشرے کے اندر لوگوں کا ایک ایسا گروہ مراد ہے جو ایک خاص علاقے میں رہائش پذیر ہو۔ جس کے افراد کا روزمرہ زندگی میں بھی ایک دوسرے پر انحصار ہو اور جو ایک دوسرے سے اکثر معاملات میں تعاون بھی کرتے ہوں۔

کمیونٹی معاشرے کی ایک ایسی اکائی ہوتی ہے جہاں افراد اپنی فلاح کے لیے مل جل کر کام کرتے ہیں۔ مثلاً موسمی بیماریوں سے بچاؤ کا انتظام پانی کی فراہمی، گاؤں یا مقامی آبادی کے لیے مسجد وغیرہ کی تعمیر، مذہبی اور قومی تقریبات میں شرکت، مختلف مقاصد کے لیے چندے کا حصول اور خرچ ان کے مشترکہ مقاصد ہوتے ہیں۔ ایک کمیونٹی کے افراد عموماً مل جل کر رہتے ہیں۔ آپس میں تعاون اور اشتراک سے کام چلاتے ہیں۔ ان کے مذہبی مقامات، منڈیاں اور بازار بھی مشترک ہوتے ہیں۔ کمیونٹی اپنی ضروریات میں کافی حد تک خود کفیل ہوتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنے وسیع معاشرے سے بالکل بے نیاز ہوتی ہے۔ کوئی سیلاب، آندھی یا کوئی مشکل وقت آپڑے تو وہ سب مل کر اس کا مقابلہ کرتے ہیں خصوصاً شادی بیاہ کے موقعوں پر پوری کمیونٹی اکٹھی ہوتی ہے۔ ایسے موقعوں پر ان کا اتحاد مزید بڑھ جاتا ہے۔ شہروں کے لوگ اگرچہ ایک دوسرے کے زیادہ قریب قریب رہتے ہیں لیکن اپنے اپنے خول میں بند رہتے ہیں۔ گاؤں کے لوگ ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں، مل جل کر زندگی گزارتے ہیں۔ ان کے جذبات و احساسات بھی ایک جیسے ہوتے ہیں۔

معاشرہ اور تعلیم کا باہمی ربط

تعلیم کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ یہ ایک معاشرتی عمل ہے اور معاشرہ ہی اس کا اہتمام کرتا ہے تاکہ مستقبل کے معاشرے کی تربیت کی جاسکے۔ تعلیم کا کام یہ ہے کہ معاشرہ کی اقدار کا تحفظ کرے اور تہذیب وتمدن کی بقا کا اہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ نئی نسل کو منتقل کرے، اور ناپسندیدہ ثقافتی اجزا کو ختم بھی کرے۔ آپ جانتے ہیں کہ معاشرہ تعلیم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ معاشرے کی تہذیب وتمدن اور ثقافت بدل جانے سے تعلیم بھی بدل جاتی ہے۔ معاشرہ قومی مقاصدِ تعلیم مقرر کرتا ہے۔ نصاب ترتیب دیتا ہے اور تدریس کے مرحلے کے بعد توقع رکھتا ہے کہ اس کے مقرر کردہ مقاصد، تعلیم کے ذریعے حاصل ہوجائیں۔ نصابِ تعلیم میں معاشرے کے معاشرتی تقاضوں اور رجحانات کو وہی مقام حاصل ہے جو تعلیم میں بہترین طریقِ تدریس کو حاصل ہوتا ہے۔ اچھے اور مہذب معاشرے یہ چاہتے ہیں کہ بچوں میں ایسے احساسات اور جذبات پرورش پائیں جن سے ان میں انسانیت، اخوت، محبت ہمدردی، مساوات، عدل و انصاف، نظم وضبط اور خود اعتمادی جیسے اوصاف حمیدہ پیدا ہوسکیں۔ ان میں معاشرتی فرائض انجام دینے کی ذمہ داری کا احساس پیدا ہو۔ ان میں مل جل کر رہنے، اتحاد وتعاون اور ترقی کی خواہش کے ساتھ ساتھ آئندہ کچھ کرنے کا جذبہ پیدا ہو، ان سب مقاصد کا حصول صرف تعلیم کے ذریعہ ممکن ہے۔

معاشرے کا نظریۂ حیات اور فلسفہ زندگی، تعلیم کے لیے رہنمائی کا کام دیتے ہیں۔ تعلیم اور معاشرے کے نظریۂ حیات کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ تعلیم معاشرے کے نظریہ حیات سے اثر قبول کرتی ہے اور معاشرے کے نظریات اور اعتقادات کو نئی نسلوں تک منتقل کرتی ہے۔ مقاصدِ تعلیم کے تعین، نصابِ تعلیم کی تشکیل حتیٰ کہ تدریسی طریقوں کے انتخاب تک میں معاشرے اور قوم کے نظریۂ حیات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ تعلیم ہمیشہ معاشرے کے نظریۂ حیات کے تابع ہوتی ہے۔ تعلیم کا معاشرے کے نظریۂ حیات سے وہی تعلق ہے جو عمل کا علم سے ہوتا ہے۔

مختصراً یوں کہا جاسکتا ہے کہ معاشرے کے نظریۂ حیات کا عملی پہلو تعلیم ہے اور تعلیم کا نظریاتی پہلو معاشرے کا نظریۂ حیات ہے یعنی جیسا کسی معاشرے اور قوم کا نظریۂ حیات ہوتا ہے اسی کے مطابق اس کا نظامِ تعلیم تشکیل پاتا ہے۔ اب ہم اس بات کا جائزہ لینے کی کوشش کرتے ہیں کہ معاشرہ اور تعلیم کس طرح ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

تعلیمی مقاصد کے تعین کے وقت معاشرے کے اعتقادات، نظریۂ حیات اور تصور کائنات کو بنیادی اہمیت دی جاتی ہے۔ ہر

معاشرہ اپنے مخصوص فلسفیانہ نظریات، عقائد اور رسم ورواج کی روشنی میں تعلیم کے مقاصد متعین کرتا ہے۔ یونانی فلسفی ارسطو انسان کو اعلیٰ درجے کا حیوان سمجھتا تھا اس کے نزدیک تعلیم کا مقصد اس حیوان کو اعلیٰ درجے کا شہری بنانا تھا، آج کا مادہ پرست معاشرہ انسان کو اعلیٰ حیوان قرار دیتا ہے جو دوسرے درجے کے حیوانوں سے سوچنے سمجھنے اور بولنے کی وجہ سے ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ ان کے ہاں تعلیم کا اعلیٰ ترین مقصد انسان کی جسمانی صلاحیتوں کو نشوونما کے مواقع فراہم کرنا اور اس کی جبلی خواہشات کی تسکین ہے۔ تعلیم ان کے ہاں انسان کی دنیاوی ضروریات پوری کرنے کی تربیت کا ذریعہ ہے۔ ان کے ہاں مقاصدِ تعلیم اور نظامِ تعلیم اسی کے مطابق ترتیب پاتا ہے۔ مقاصدِ تعلیم اور نظامِ تعلیم، مرتب کرتے وقت ہر معاشرہ اپنی ثقافت اور نظریات کو بنیاد بناتا ہے اور تعلیم کے ذریعہ اپنی ثقافت اور تہذیب وتمدن کو محفوظ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تعلیمی نظام میں مطلوبہ تبدیلیاں پیدا کر کے اپنی ثقافت اور تہذیب وتمدن کو اپنی ضرورتوں کے مطابق ڈھال لیتا ہے۔ تعلیم کے بدل جانے سے معاشرہ بدل جاتا ہے۔ یعنی معاشرتی تبدیلیاں تعلیم کو بدل دیتی ہیں اور تعلیمی تبدیلیاں معاشرے کی تبدیلی کا باعث بنتی ہیں۔ جیسا کسی معاشرے کا نظام تعلیم ہوگا ویسا ہی معاشرہ تشکیل پائے گا، ویسی ہی اس کی تہذیب وثقافت ہوگی اور جیسی کسی معاشرے کی تہذیب وثقافت ہوگی ویسا ہی معاشرہ تشکیل پائے گا۔ سابقہ سوویت یونین میں مقاصد تعلیم طے کرتے وقت اس بات پر زور دیا جاتا تھا کہ تعلیم سے فارغ ہونے والا فرد ایک اچھا اشتراکی شہری ہو۔ نصاب تعلیم بھی اسی کے مطابق مرتب کیا جاتا تھا جو اشتراکی فلسفے کو پھیلانے کا باعث بنے۔ یورپ اور امریکہ جیسے سرمایہ دار جمہوری ممالک کے مقاصد تعلیم میں اس بات کو بنیاد بنایا جاتا ہے کہ فرد معاشرے سے مطابقت پیدا کر سکے، خود کما سکے اور خرچ کر سکے۔ جو نصاب تعلیم مرتب کیا جاتا ہے اس میں سرمایہ دارانہ نظام کی حمایت اور مغربی جمہوریت کے فلسفہ کا پرچار ہوتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اسلامی معاشروں میں علم کے ذرائع، کائنات کی تخلیق اور خالق کائنات کے بارے میں نظریات مختلف ہیں۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کو زمین پر بھیجنے سے پہلے اشیا کے استعمال کا علم عطا فرمایا، دوسرا علم، علمِ ہدایت کی صورت میں عطا کیا جس کا نظام وحی کے ذریعے قائم کیا گیا۔ اس طرح پہلا انسان براہِ راست اللہ تعالیٰ سے ہدایت لے کر دنیا میں آیا۔ معاشرے کی ضروریات کے مطابق علم اور تہذیبی روایات والدین سے اولاد کو سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی رہیں۔ جہاں معاشرے کی تہذیب وثقافت میں بگاڑ پیدا ہوتا رہا۔ اللہ تعالیٰ اس معاشرہ کے تعلیمی بگاڑ کو سنوارنے اور لوگوں کی دُرست سمت میں رہنمائی کے لیے انبیاء بھیجتا رہا جو معاشرہ کو صحیح تعلیم سے آگاہ کرتے رہے۔ آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں جن پر آخری وحی بھیج کر اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو مکمل کر دیا۔ اسلامی نظریہ حیات کے مطابق علم کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ یہ علم قرآن پاک اور حدیث کی شکل میں ہمارے پاس محفوظ ہے یعنی مسلمان معاشرے کی تعلیم کے مقاصد کا سرچشمہ بھی قرآنی تعلیمات ہیں۔ اسلامی نظریہ حیات کے مطابق تعلیم ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے انسان کی ہمہ پہلو تربیت کی جاتی ہے اور اس کے کردار کو تعلیم اور تربیت کے ذریعہ ایک خاص سانچے میں ڈھالا جاتا ہے۔ تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی زمین پر اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہونے کے منصب کے حوالے سے دنیا کی امامت کا فریضہ انجام دے سکے۔ اسلام میں تعلیم کے ذریعے افراد معاشرہ کو اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ ان کے ذہنوں میں اللہ تعالیٰ کی بندگی کا تصور پوری طرح واضح اور پختہ ہو جائے۔ اسلامی معاشرے کی تمام کاوشوں اور نظام تعلیم وتربیت کا مرکزی مقصد صرف رضائے الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔ اسلامی معاشرے کی عملی مثال رسول اکرم ﷺ کی اپنی زندگی ہے۔ آپ ﷺ نے معاشرے کے ہر فرد کے لیے علم کا حصول فرض قرار دیا۔ معاشرے اور اس کی تعلیم وتربیت کو ایک دوسرے سے اس طرح مربوط کر دیا کہ علم کی روشنی ایک مسلمان سے دوسرے نو مسلم اور ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتی رہی یہاں تک کہ عرب کا

بدو اور غیر متمدن معاشرہ چند ہی برسوں میں تعلیم کے زیرِ اثر نہ صرف مہذب بلکہ تعلیم اور تہذیب وتمدن میں دنیا کی امامت کا فریضہ ادا کرنے والا معاشرہ بن گیا۔

یعنی معاشرے کی تعلیم وتربیت بدل جانے سے معاشرہ بدل گیا اور اس معاشرے نے دنیا کی تہذیب اسلامی تعلیمات کے ذریعے بدل کر رکھ دی۔ آج دنیا کی تہذیب پر مسلمان معاشرے کی تہذیب کے اثرات سب سے زیادہ ہیں۔

اجتماعی نظم وضبط کے بغیر کوئی معاشرہ قائم نہیں رہ سکتا۔ تعلیم افراد معاشرہ میں سیاسی شعور کی نشوونما کرتی ہے۔ اپنے قومی اور ملکی مفادات سے ان کو آگاہ کرتی ہے۔ ان میں معاشرتی تحفظ کا جذبہ پیدا کرتی ہے اور معاشرہ کو بین الاقوامی رجحانات سے روشناس کراتی ہے۔ تعلیم یافتہ افراد پورے سیاسی شعور کے ساتھ سیاسی عمل میں شریک ہوتے ہیں اور سیاسی عمل آہستہ آہستہ آگے بڑھتا رہتا ہے۔ آج کی دنیا میں جمہوریت اور بنیادی انسانی حقوق کا بول بالا ہے۔ آمریت اور بادشاہتوں کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ جن معاشروں میں تعلیم عام ہو چکی ہے وہاں مکمل جمہوری نظام قائم ہو چکا ہے۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ جمہوریت صحیح طور پر ایسے معاشرے میں کام دیتی ہے، جہاں تعلیم عام ہو۔ تعلیم شہریت کی تربیت کرتی ہے اور ہر شہری کو اپنے حقوق وفرائض سے آگاہ کرتی ہے۔ جس معاشرے میں ان پڑھ اور جاہل لوگوں کی کثرت ہو وہاں سیاسی آزادی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا بعض اوقات خوش حالی اور ملکی تحفظ بھی ممکن نہیں رہتا۔ تعلیم کی کمی سے سیاسی علاقائی اور کئی دوسری اقسام کے تعصبات بھی پروان چڑھتے ہیں۔ خودغرض سیاستدان، جاہل عوام کو آسانی سے گمراہ کر سکتے ہیں۔ ہمارے ہاں تعلیم کا کام یہ ہو سکتا ہے کہ وہ طلبہ میں مسلمان اور پاکستانی ہونے کا جذبہ پیدا کرے۔ صوبائی اور لسانی تعصبات ختم کرے۔ اسلامی اخوت اور بھائی چارے کے جذبات کو پروان چڑھائے۔ معاشرے کے استحکام، ترقی اور خوشحالی کے لیے تعلیم بہت ضروری ہے۔

فرد اور معاشرے کی نشوونما میں تعلیم کا کردار:۔

آپ جانتے ہی ہیں کہ معاشرہ افراد سے مل کر بنتا ہے جیسے افراد ہوں ویسا ہی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ آج کل دنیا کے ہر مہذب معاشرے کی یہ کوشش ہے کہ اس کے تمام افراد تعلیم یافتہ ہوں تاکہ پورا معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔ قوموں کی ترقی کا تعلق ان کی تعلیمی ترقی سے ہے اگر کسی ملک کے نظام تعلیم کو ٹھوس بنیادوں پر استوار کر دیا جائے تو یہ بات طے شدہ ہے کہ اس کے افراد اور معاشرہ، معاشرتی اور اقتصادی ترقی میں کسی دوسرے معاشرے سے پیچھے نہیں رہتے جو قومیں تعلیم میں نمایاں ترقی کرتی ہیں، معاشی اور معاشرتی ترقی میں بھی کوئی دوسری قوم ان کا مقابلہ نہیں کر پاتی۔ معاشی اور تمدنی ترقی، تعلیمی ترقی کا لازمی نتیجہ ہے۔ اس سلسلہ میں چین، جاپان اور ملائشیا کے معاشرے نمائندہ حیثیت رکھتے ہیں۔ فرد اور معاشرے کی نشوونما میں تعلیم کیا کردار ادا کرتی ہے اس کو علیحدہ علیحدہ زیر بحث لایا جا رہا ہے۔

i- فرد کی نشوونما میں تعلیم کا کردار

فرد جس ماحول میں تعلیم حاصل کرتا ہے اور جس معاشرے میں پرورش پاتا ہے۔ وہ عموماً اسی معاشرے کے نظریہ حیات کو اپنا لیتا ہے۔ وہ رسمی اور غیر رسمی تعلیم کے ذریعہ اسی معاشرے کے عقائد، رسم ورواج، روایات، اقدار، اٹھنے بیٹھنے اور میل جول کے آداب سیکھ لیتا ہے۔ وہ ہر اس چیز کو پسند کرنے لگتا ہے جس کو معاشرہ پسند کرتا ہے اور ہر اس چیز کو ناپسند کرتا ہے جس کو معاشرہ برا سمجھتا ہے، یہاں تک کہ وہ وہی مذہب اختیار کرتا ہے۔ جس پر معاشرہ کاربند ہوتا ہے۔ سب سے پہلا مدرسہ والدین کا گھر ہوتا ہے اور سب سے پہلے اساتذہ والدین ہوتے ہیں اس لیے عموماً یہودی والدین کے ہاں پیدا ہونے والا بچہ، یہودی، ہندو گھرانے میں پیدا ہونے والا بچہ ہندو

اور مسلمان والدین کے ہاں پیدا ہونے والا بچہ مسلمان ہوتا ہے۔

انسان اپنی عادات اور کردار میں ان لوگوں کا اثر قبول کرتا ہے جن میں وہ رہتا ہے اور جن سے وہ ملتا ہے۔ وہ بہن بھائیوں، ماں باپ اور دوستوں کا اثر قبول کرتا ہے۔ اپنی عادات اور کردار میں وہ اساتذہ اور دوستوں سے بھی متاثر ہوتا ہے۔ سکول کا خوشگوار ماحول، اچھا نصاب اور بہترین تدریسی طریقے طالب علم کی نشوونما پر مثبت طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے شاگردوں سے شفقت سے پیش آئیں تا کہ سیرت اور کردار کی بہتر تعمیر ہو سکے۔

اس میں شک نہیں کہ تعلیم کے بغیر انسان جسمانی نشوونما پا سکتا ہے۔ زندہ بھی رہ سکتا ہے۔ لیکن اسے معاشرتی آداب اور انسانی اوصاف سکھانے کے لیے تعلیم بہت ضروری ہے۔ اور مدرسہ یہ فریضہ انجام دیتا رہا ہے۔

ہر معاشرے کے مقاصد تعلیم میں اس بات کو سب سے زیادہ اہمیت دی جاتی ہے کہ طالب علم کے کردار کی تعمیر اس انداز سے کی جائے کہ اس میں مطلوبہ عادات اور سیرت پیدا ہو جائے۔ روسی معاشرہ یہ چاہتا ہے کہ انکا فارغ التحصیل طالب علم ایک اچھا سوشلسٹ ثابت ہو۔ اسرائیل کا یہودی معاشرہ یہ چاہتا ہے کہ ان کا نظام تعلیم اس طرح ترتیب پائے کہ فارغ ہونے والا طالب علم اچھا یہودی ثابت ہو۔ مادہ پرست اور سیکولر جمہوری معاشروں میں فرد کی آزادی کے تصور کے تحت، تعلیم سے یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ تعلیم سے فارغ ہونے والا ہر فرد معاشرے سے مطابقت پیدا کر سکے، خود کما سکے اور خرچ کر سکے اور سیکولر جمہوریت کا پرستار ہو۔ اس کے مقابلے میں اسلامی نظام تعلیم کا مقصد فرد کو اللہ تعالیٰ کا ایک نیک اور صالح بندہ بنانا ہے جو تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد، اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بن کر اللہ کی رضا کے مطابق، زندگی گزارنے والا ہو۔ یعنی تعلیم مسلمان طالب علم کی سیرت اس طرح تعمیر کرے کہ وہ سائنسدان، انجینئر، ڈاکٹر، قانون دان، تاجر اور پروفیسر جو کچھ بھی بنے اس کا کردار مسلمان کا کردار ہو۔

دنیا کے تمام معاشرے اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ تعلیم اچھے شہری پیدا کرے، یہاں شہریت سے مراد ہر ملک کی اپنی شہریت ہے۔ ہر ملک کی ''شہریت'' نظریۂ حیات کے اختلاف کی وجہ سے دوسرے ممالک اور معاشروں سے مختلف ہوتی ہے۔ ہر ملک اپنے طالب علموں سے توقع رکھتا ہے کہ وہ اچھے شہری بن کر نکلیں۔ ہندوستان کے ہندو معاشرے میں طالب علم سے بجا طور پر یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ تعلیم سے فارغ ہونے والا فرد ہندوستان کے لیے اچھا شہری اور اچھا ہندو ثابت ہو۔ ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ ہمارے طالب علم ہمارے اچھے شہری، اچھے پاکستانی اور اچھے مسلمان بن کر تعلیم سے فارغ ہوں۔

تعلیم کا ایک انتہائی اہم مقصد یہ ہے کہ وہ طالب علم کو اس قابل بنائے کہ وہ کوئی پیشہ یا ہنر سیکھ کر باعزت روزی کما سکے تا کہ اس کی ضروریات پوری ہو سکیں اور وہ اپنے خاندان کے افراد کی کفالت کر سکے۔ زمانہ قدیم سے آج تک ہر ملک کے نظام تعلیم میں افراد کو روزی کمانے کے قابل بنانا اور انھیں مختلف پیشوں کی تربیت دے کر ہنر مند بنانا تعلیم کے بنیادی اور عمومی مقاصد میں شامل ہے۔

تعلیم معاشرے سے مطابقت کا نام ہے۔ تعلیم کا ایک نہایت اہم مقصد یہ ہے کہ وہ افراد کو معاشرے سے مطابقت کے طریقے سکھاتی ہے۔ تعلیم فرد کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ معاشرتی اقدار، روایات اور لوازمات زندگی کا فہم حاصل کرے۔ اپنی انفرادی ذمہ داریوں کو نبھائے اور معاشرے کے لیے تعمیری کردار ادا کر سکے۔ طالب علم کو آج کی پیچیدہ معاشرتی زندگی کو سمجھنے اور اپنی معاشرتی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل بنانا تعلیم کا ایک انتہائی اہم مقصد ہے۔

آج کے دور میں ہر معاشرہ یہ چاہتا ہے کہ نئی نسل کے بچے تعلیم حاصل کریں تا کہ اس کی تہذیب کو فروغ حاصل ہو۔ جوں جوں انسانی تجربات اور علم بڑھتا جا رہا ہے۔ فروغ تعلیم کی ضرورت شدید ہوتی جا رہی ہے۔ ہر معاشرہ اپنی ترقی اور مفادات کو آگے بڑھانا

چاہتا ہے جس کے لیے وہ تعلیم کے فروغ میں مزید کوشاں رہتا ہے تا کہ اس کے زیادہ سے زیادہ افراد نئے علوم اور تجربات سے آگاہ ہوں اور معاشرتی ترقی کے فوائد سے بہرہ ور ہو سکیں۔ آج بہت سے ملکوں کے معاشروں نے سو فی صد خواندگی حاصل کر لی ہے، اور وہ مادی ترقی کی معراج کو چھو رہے ہیں۔ جو معاشرے خواندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ گئے ہیں، وہ بھی اس کوشش میں ہیں کہ خواندگی بڑھے۔ آج دنیا کے تمام معاشروں نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ علم اور خواندگی کی دوڑ میں آگے بڑھنے کا مطلب معاشی ترقی اور مفادات کے حصول میں آگے بڑھنا ہے اس لیے ہر معاشرہ اپنے افراد کی خواندگی اور فروغِ علم کے لیے کوشاں ہے۔

ii- معاشرے کی نشوونما میں تعلیم کا کردار

تعلیم اور معاشرہ لازم وملزوم ہیں ایک کے بغیر دوسرے کا تصور بھی ممکن نہیں یہ ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ بچہ معاشرے میں جنم لیتا ہے۔ معاشرہ اس کی تعلیم وتربیت اور معاشرتی نشوونما کا اہتمام کرتا ہے۔ معاشرہ ہی اسے رسم ورواج، آداب واخلاق، اپنے نظریہ حیات اور پوری معاشرتی زندگی سے متعارف کراتا ہے اور تعلیم ہی کے ذریعے قومی مقاصد تعلیم کا حصول ممکن ہوتا ہے۔ موجودہ دور میں معاشرہ کے نظریہ حیات اور ثقافت کی منتقلی کا کام مدرسہ کرتا ہے۔

ہر معاشرہ اپنے نظریہ حیات کے مطابق نئی نسل کی تربیت کی ذمہ داری مدرسہ کو سونپنے کے بعد بجا طور پر توقع رکھتا ہے کہ اس کی معاشرتی اور معاشی ضرورتوں، نظریہ حیات اور قومی نصب العین کے مطابق، مدرسہ نئی نسل کی تربیت کرے، طلبہ کو معلومات، فراہم کرنا، معاشرتی اقدار، تہذیب وثقافت، عادات اور عملی زندگی کی بنیادی مہارتیں مدرسہ منتقل کرتا ہے اور انہیں کامیاب معاشرتی زندگی گزارنے کے قابل بناتا ہے۔ مدرسہ سے فارغ ہونے کے بعد طلبہ تربیت یافتہ افراد کی حیثیت سے معاشرے میں قدم رکھتے ہیں۔ مدرسہ کی تعلیم ان کی رہنمائی کرتی ہے۔ وہ صحیح اور غلط میں تمیز کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور معاشرے کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

مدرسے سے تشکیل پانے والا معاشرہ ایک منضبط معاشرہ ہوتا ہے۔ جس میں مستقبل کے معاشرے کو معلومات تفہیمات، معاشرتی اقدار اور رویے سکھائے جاتے ہیں اور انھیں کامیاب زندگی گزارنے کے لیے مختلف مہارتوں اور فنون کی ترتیب دی جاتی ہے تا کہ وہ آئندہ زندگی میں معاشرے کی تعمیر کے لیے باعزت پیشہ اختیار کر سکیں۔

معاشرہ افراد کا ایک گروہ ہے۔ ہر معاشرہ اپنے ثقافتی ورثے کو اپنی آئندہ نسل کو منتقل کرنا چاہتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے وہ تعلیم کو ایک آلۂ کار کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ تعلیم ایک ایسی معاشرتی سرگرمی ہے جس کے ذریعہ انسان اپنے طبعی، معاشرتی اور روحانی ماحول سے مطابقت سیکھ لیتا ہے۔ تعلیم کے ذریعہ نئی نسل کو صحت مند اور پسندیدہ معاشرتی زندگی گزارنے کے طریقے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ایسا عمل ہے جس کے ذریعے معاشرہ اپنے نظریات، فکر، سوچ، ثقافت اور تہذیب وتمدن کو آنے والی نسلوں کو منتقل کرنے اور اسے محفوظ کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔ تعلیم ایسا نظام ہے جس سے طلبہ معاشرے کے خاص طرز معاشرت کو عملاً قبول کر لیتے ہیں۔

بعض مفکرین کے نزدیک تعلیم کا کام صرف یہی نہیں ہے کہ وہ ثقافت اور تہذیب وتمدن کو تحفظ دینے کے لیے اسے اگلی نسل کو منتقل کردے بلکہ تعلیم کی بہت بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ افراد کی اس طرح تربیت کرے کہ معاشرہ اور اس کی ثقافت کی مثبت اور تعمیری تشکیل بھی ممکن ہو جائے۔

معاشرہ تعلیم سے یہ توقع رکھتا ہے کہ تعلیم یافتہ شخص میں یہ اہلیت پیدا ہو جائے کہ وہ معاشرے سے مطابقت اختیار کرنے کے

ساتھ ساتھ ایک ذمہ دار شہری کے طور پر زندگی گزار سکے۔ تعلیم کے ذریعے فرد کی پوشیدہ صلاحیتوں کا پتہ چلایا جاتا ہے اور اس کی شخصیت کی نشوونما کی جاتی ہے۔ طالب علم کو اپنے اور دوسروں کے حقوق کا علم ہو جاتا ہے اور وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ صحیح انداز فکر اختیار کر سکے۔ قوموں کے عروج وزوال اور ان کے بناؤ اور بگاڑ میں ان معاشروں کے افراد کی سوچ کے انداز انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لیے تعلیم کا یہ فرض سمجھا جاتا ہے کہ وہ طالب علم کو ایک ذمہ دار شہری کا کردار ادا کرنے کے قابل بنائے۔

کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی بدولت آج کے دور میں تعلیم کی ذمہ داریاں اور زیادہ ہوگئی ہیں۔ نت نئی ایجادات نے سائنس اور ٹیکنالوجی کی اہمیت اور بڑھادی ہے۔ سائنسدانوں، انجینئروں اور دوسرے ماہرین کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ سائنسدان، ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، جج، پروفیسر اور سیاستدان تعلیم ہی کی بدولت ماہرین میں شمار ہوتے ہیں، یہی ماہرین معاشرے کی ہر قسم کی ترقی کے لیے قائدانہ کردار ادا کرتے ہیں۔ جن معاشروں میں موجدوں اور دوسرے ماہرین کی تعداد بہت زیادہ ہے وہ معاشرے ترقی کی دوڑ میں دوسرے معاشروں سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔ پاکستان کو بھی ہر شعبے میں ترقی کے لیے ایسے بے شمار ماہرین کی ضرورت ہے۔ ہمارے معاشرے کی یہ ضرورت صرف تعلیم پوری کر سکتی ہے۔

اہم نکات

1- معاشرہ انسانوں کا ایسا گروہ ہے جس کے افراد ایک خاص طرز معاشرت عملاً اپنا لیتے ہیں۔ وہ مشترکہ مقاصد اور اقدار کے ذریعے خود کو متحد رکھتے ہیں۔

2- کمیونٹی معاشرے کا ہی حصہ ہوتی ہے۔ کمیونٹی سے مراد لوگوں کا ایسا گروہ ہے جو ایک مقام پر رہائش پذیر ہوں۔ ان کے مفادات اور دلچسپیاں بھی ایک ہی دائرے میں واقع ہوں۔

3- آج کے دور کے مختلف اور منظم معاشرے جیسے روس اور چین سوشلسٹ معاشرے۔ یورپ اور امریکہ کے زیادہ تر ملک، سرمایہ دار جمہوری معاشرے۔ ذات پات پر یقین رکھنے والا ہندو معاشرہ اور اسلامی نظریہ حیات پر یقین رکھنے والا مسلمان ملکوں کا مسلم معاشرہ ہے۔

4- تعلیم معاشرے کے نظریہ حیات اور اعتقادات کو نئی نسلوں تک منتقل کرتی ہے۔

5- تعلیم فرد کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ معاشرے سے مطابقت اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ ایک ذمہ دار شہری کا کردار ادا کر سکے۔

آزمائشی مشق

معروضی حصہ

1- مندرجہ ذیل بیانات میں سے کچھ بیانات صحیح ہیں اور کچھ غلط، اگر بیان صحیح ہو تو "ص" کے گرد اور اگر بیان غلط ہو تو "غ" کے گرد دائرہ لگائیں۔

i- تعلیم ہمیشہ معاشرے کے نظریہ حیات کے تابع ہوتی ہے۔ ص / غ

ii- معاشرہ کمیونٹی کی ایک اکائی ہوتی ہے۔ ص / غ

iii- یونانی فلسفی ارسطو انسان کو اعلیٰ درجے کا حیوان سمجھتا تھا۔ ص / غ

iv- نئی نئی ایجادات سے سائنس اور ٹیکنالوجی کی اہمیت کم ہوگئی ہے۔ ص/غ

v- تعلیم معاشرے کے نظریہ حیات کا عملی پہلو ہے۔ ص/غ

vi- تعلیم معاشرے پر اور معاشرہ تعلیم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ص/غ

vii- تعلیم صرف فرد کے لیے اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ص/غ

viii- تعلیم کا فرض یہ ہے کہ معاشرے کی ثقافت کو آگے منتقل کرے۔ ص/غ

ix- اسلامی نقطۂ نظر سے تمام علوم کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ص/غ

x- معاشرے کی تعلیم و تربیت بدل جانے سے معاشرہ بدل جاتا ہے۔ ص/غ

2- مندرجہ ذیل میں خالی جگہوں کو پُر کریں۔

i- اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ایک بہت اچھی خاصیت یہ عطا فرمائی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے .... کر رہنا چاہتے ہیں۔

ii- اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور .... کو پیدا کر کے زمین پر بھیجا تو دنیا کا سب سے قدیم اور چھوٹا معاشرہ وجود میں آ گیا۔

iii- کمیونٹی سے مراد لوگوں کا ایسا گروہ ہوتا ہے جو ایک مقام پر رہائش .... ہو۔

iv- بعض .... یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ کائنات خود بخود وجود میں آ گئی ہے۔

v- تعلیم کا کام یہ ہے کہ معاشرے کے ثقافتی ورثہ کی .... بھی کرے۔

vi- ناپسندیدہ ثقافتی اجزا کو ختم کرنا بھی .... کی ذمہ داری ہے۔

vii- معاشرے کے نظریہ حیات کا عملی پہلو .... ہے۔

viii- یونانی فلسفی ارسطو انسان کو اعلیٰ درجے کا .... سمجھتا تھا۔

ix- تعلیم معاشرے پر اور معاشرہ .... پر اثر انداز ہوتا ہے۔

x- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے .... کے حصول کو ہر مسلمان کے لیے فرض قرار دیا۔

3- مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات میں سب سے موزوں ترین جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- تعلیم ہمیشہ تابع ہوتی ہے۔

ا- وزارتِ تعلیم کے
ب- سکول انتظامیہ کے
ج- معاشرے کے نظریہ حیات کے
د- کمیونٹی کے

ii- یورپ اور امریکہ کے ملکوں کے معاشرے کیسے معاشرے ہیں؟

ا- سوشلسٹ معاشرے
ب- سرمایہ دار اور جمہوری معاشرے
ج- ہندو معاشرے
د- مسلمان معاشرے

iii- کمیونٹی اور معاشرہ کیا ہیں؟

ا- ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔
ب- کمیونٹی معاشرے کی ایک اکائی ہوتی ہے۔
ج- کمیونٹی معاشرہ سے علیحدہ ہوتی ہے۔
د- کمیونٹی معاشرے سے بڑی ہوتی ہے۔

iv- اسلام میں تعلیم کا بنیادی مقصد ہے

ا۔ روزی کا حصول
ب۔ جمہوری معاشرے کا قیام
ج۔ ثقافت کی تشکیل نو
د۔ رضائے الٰہی کا حصول

v- کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی نے۔

ا۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی اہمیت بڑھادی ہے۔
ب۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی اہمیت کم کردی ہے۔
ج۔ انجینئرز کی ضرورت کم کردی ہے۔
د۔ ماہرین کی ضرورت کم کردی ہے۔

vi- یورپ اور امریکہ کے نظام تعلیم میں کس چیز کا پرچار ہوتا ہے۔

ا۔ اسلامی فلسفہ تعلیم کا۔
ب۔ ہندومت کا۔
ج۔ مغربی جمہوریت کے فلسفہ کا۔
د۔ اشتراکیت کا۔

4- کالم (ا) اور کالم (ب) کا تقابلی موازنہ کریں اور صحیح جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (ا)	کالم (ب)	کالم (ج)
i- معاشرے کے نظریہ حیات کا عملی پہلو	1- اکائی ہوتی ہے۔	
ii- تعلیم کا نظریاتی پہلو معاشرے کا	ii- اچھا اشتراکی بنانا ہے۔	
iii- کمیونٹی معاشرے کی ایک	iii- تعلیم ہے۔	
iv- معاشرے کے استحکام اور ترقی کے لیے	iv- تعلیم بہت ضروری ہے۔	
v- ثقافت کی منتقلی اور تشکیل نو	v- تعلیم کا ایک بنیادی فریضہ ہے۔	
vi- سوویت یونین میں تعلیم کا مقصد طلبہ کو	vi- نظریہ حیات ہے۔	

5- درج ذیل کے مختصر جوابات دیں۔

i- معاشرے اور تعلیم کا تعلق واضح کریں۔
ii- فرد اور تعلیم کا تعلق بیان کریں۔
iii- معاشرے کی تعریف کریں۔
iv- کمیونٹی کی تعریف کریں۔
v- اسلامی معاشرے کی تین خصوصیات لکھیں۔
vi- مادہ پرست اور جمہوری معاشروں کا کائنات اور انسان کی تخلیق کے بارے میں کیا نظریہ ہے؟
vii- مہذب معاشرے طلبہ میں کون سے اوصاف حمیدہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔
viii- ملکی ترقی میں 'ماہرین' کو کیا اہمیت حاصل ہے؟
ix- تعلیم کے پانچ فوائد لکھیں۔
x- تعلیم کا جمہوریت سے کیا تعلق ہے؟

انشائیہ حصہ

6۔ معاشرے اور کمیونٹی کا فرق مثالوں سے واضح کریں۔

7۔ تعلیم کے لیے معاشرے کی اہمیت واضح کریں۔

8۔ تعلیم فرد کی ترقی میں کیا کردار ادا کرتی ہے؟

9۔ تعلیم معاشرے کی ترقی میں کیا کردار ادا کرتی ہے؟

10۔ تعلیم، کمیونٹی اور معاشرے کا تعلق واضح کریں۔